خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd 47

Track 1

Time 44:26

١۔ہر کنبے کا سربراہ اللہ تعالیٰ ہیں

اعوذ با اللہ...

بسم اللہ...

تلاوت سورہ فاتحہ...

معزز حاضرین ،محترم خواتین، عزیز دوستوں السلام وعلیکم ابھی میں نے قرآن پاک کی سورت سورہ فاتحہ کی تلاو ت کی ۔قرآن پاک کی طرف سے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کوئی مسلما ن ایسا نہیں ہے وہ نماز یاد نہ ہو اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جیسے سورہ فاتحہ یاد نہ ہو ۔نماز ہمیں وہ فرض نماز ہو، سنت ہو ،نفلیںہو ،لازم ہے کہ ہر رکعت کی شروع میں اس سور ت کو پڑھا جاتا ہے ۔صدیوں سے مسلمان اس سورت کو پڑھ رہے ہیں۔اس سورت کی فضائل اور برکات سے بھی فائدے اٹھاتے ہیں۔مشکلات اور پریشانی کے عالم میں اس سورت کو بطور وظیفہ پڑھتے ہیںتواللہ تعالیٰ آسانیاںفراہم کرتے ہیں۔اس وقت ابھی میں نے آپ کے سامنے پڑھی الحمد اللہ رب العالمین...اس کی جو پہلی آیت ہے الحمد اللہ...سب تعریفیں اس اللہ کے لئے جو عالمین کار ب ہے ۔ان آیاتوں پر تفکر کیا جائے تو سب سے پہلے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ جو ہے رب ہے ۔رب عالمین کا ہے ۔یعنی ایک عالم نہیں ہے بے شمار عالمین ہیں ۔اب جب عالمین کے اوپر غور کیا جائے گا تو غور کے ساتھ ساتھ ہمارے اوپر علم کے دروازے کھلنا شروع ہو جائے گے ۔اس لئے ہم ایک عالم سے واقف ہیں مثلاً یہ دنیا ہے اس دنیا کو عالم سے نہیں لیکن برحال ہم اس کو ایک عالم کی حیثیت سے جانتے ہیں عالم کی حیثیت سے اس سے واقف ہیںاور جو ہم عالمین کا لفظ کہے گے جب کائنات بنائی تو اس کائنات میں ایک عالم نہیں ہو تا ہے کسی بھی حال میں اللہ تعالی کا جب ہم رب کی حیثیت سے تذکرہ کرتے ہیں تو یا اللہ تعالیٰ اپنا رب کی حیثیت میں تعارف کرواتے ہیں تو یہ پتا چلتا ہے اللہ تعالیٰ رب جو ہیں وہ ایک عالم یعنی یہ دنیا ہماری ہے اس دنیا کے صرف اللہ تعالیٰ رب نہیںہیںبلکہ اس دنیا کی طرح اور بھی بے شمار اربوں کھربو ں دنیائیں ہیں اس کے اللہ تعالیٰ رب ہیں ۔دوسری بات یہ سامنے آتی ہے کہ اس دنیا کے علاوہ اور بھی بے شمارعالم ہیںتو یاملا آدمی کا ذہن جو تفکرکرتا ہے ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے عقل

و شعور دیا ہے اس کا ذہن اتناضرور جانتا ہے کہ اس عالم کے علاوہ اگر اور
عالمین ہیںتو ان کی کیا حیثیت ہے اوروہ کس طرح قائم ہیں؟ کیا وہ دنیا کی
طرح قائم ہے یا ان عالمین میں کوئی اور نظام قائم ہے؟ تو سوچناس عالم کی
طرح دوسرے عالمین کیا ہیںیہاں سے علم کی طاقت بڑھ جاتی ہے ہتو جب ہم
علم حاصل کریںگے تو ہمیں دوسرے عالمین کا پتا چلے گا اورا گر ہم علم حاصل
نہیں کریں گے تو کوئی بھی مینڈک کی طرح یہی سمجھیں گے کہ صاحب یہی
بس دنیا ہیں جو دنیا میں ہم پیدا ہو ئے اور اسی دنیا میں مر کر زمین میں دفن
ہو جاتے ہیںپھر یہ اللہ تعالیٰ نے الست بربکم رب کہا رب سے مراد یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمام مخلوق کا عالمین میں جتنی بھی مخلوق ہے اس
کا کفیل ہوں ،اس کو پیدا کرتا ہوں، اس کو جوا ن کرتا ہوں ،اس کے لئے وسائل
فراہم کر تا ہوں ،اس کو زندہ رکھتا ہوں ،اور زندہ رکھنے کے بعد اس کو دوسری
دنیا میں پھر لیجاتاہو ہوں یہاں و ہ مر جاتا ہے دوسری دنیا میں زندہ ہو جاتا ہے
اور یہ بھی ایک ایسا تصور ہے کہ آدمی پیدا کیوں ہوا ؟اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پیدا
کیو ں کیا ؟اور اللہ تعالیٰ نے آد می کوپیدا کر کے کیوں قائم کیا ...؟وہ جناب آدمی
کے لئے وسائل بھی پیدا کر رہے ہیں،آدمی کو جوان بھی کر رہے ہیں، آدمی کی
نشوونما بھی ہو رہی ہے ،آدمی اس دنیا میں رونق کا سبب بھی بن رہا ہے اور
جب اس کا کام ختم ہو جاتا ہے وہ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو یہ سمجھنا
آدمہ پیدا کیوںہوا آدمی کے اندر عقل وشعورکہاں سے آیا ،آدمی کے طادے جو اللہ
تعالیٰ نے وسائل کر دئے ہیں ان کی کیا حیثیت ہے اس کو بھی سمجھنے کے لئے
ہمیں علم کے علاوہ ہمارے پاس علم کے علاوہ اور کوئی راستے نہیں ہے ہمثلاً
آپ دیکھئے انسا ن پیدا ہو اہجب بچہ پیدا ہو تا ہے تو بچے کی ضروریات سے
متعلق تمام وسائل پہلے سے موجود ہوتے ہیں، زمین بھی موجود ہو تی ہے ،ہوا
بھی موجود، پانی بھی موجود ،سورج بھی موجود ، چاند بھی موجود ،والدین کی
شفقت اور ممتا بھی موجود ،عزیز رشتے داروں کا تعلق بھی موجود ،بھوک پیاس
کا جو نظام ہے اس کے لئے وسائل بھی موجود ،مثلاً ایک بچہ پیدا ہو تا ہےہاب
اس کے لئے پانی ہی نہ بچہ زندہ رہے گا ،بچہ پیداہوا اللہ تعالیٰ ماں کے سینے
کودودھ سے نہ بھرے تو بچہ تب بھی مر جائے گا،بچے کے لئے ماں باپ کے دل
میںشفقت اورممتا نہ ہو اور والدین سے گرمی اور سردی کا تحافظ فراہم نہ بچہ
تب بھی مر جائے گا ،یعنی اللہ تعالیٰ اس بچے کوپیدا بعد میں کیاوسائل پہلے سے
فراہم کر دئےہکیوںوسائل فراہم کر دئے...؟اس کو سمجھنے کی بھی علم کی
ضرورت ہے ہاب جس زمین پربچہ پیدا ہوا وہ زمین کیا ہے ؟اس زمین کی
ساخت کیا ہے ؟اس زمین کے عناصر سے بن گئے اس زمین کے اندر کھیتی باڑی
اگانے کی صلاحیت کہاں سے پیدا ہو گی ؟اس زمین پر درخت اگتے ہیں اس زمین
سے ہمیں کھانے کی تمام ضروریات توجہ ہوتی ہیںتو اب یہ سمجھیں کہ زمین کیا
ہے اور زمین کی صلاحیت کیا ہے ؟اس کے لئے بھی علم کی ضرورت ہے ہاب
دیکھئے سامنے کی بات ہے ایک زمین کے ٹکڑے میں آپ دو تین قسم کے بیج ڈال

دیں بھنڈی اگر آپ ن ڈال دی تو واں س بھنڈی اگ ری   اس ک قریب
ی آپ کھیر ک بیج ڈا ل دیں تو وانکھیر اآپ کو مل جائ گا اس قریب ی آم
لگا دیں تو آپ کو آم مل جائیں گ صورت حال ی   ک زمین ایک ، پانی ایک
 ،دھوپ ایک ،ماحول ایک ،لیکن و زمین ک ایک ٹکڑ میں آپ کو
مختلف نو ع چیزیں مل ری یں جو آپ ک لئ ضروری جو آپ کی زندگی
ک لئ ضروری اس زمین کی جو صلاحیت ک ایک درخت نکلتا اس
میں لال پھول و ت یںدوسر درخت میں پیل پھو ل و ت یںتیسر
درخت میں اور رنگ کا پھول سفید رنگ کا پھول و تا اور اب جب خوشبو پر
آجائیں گ تو اسی طرح ایک ٹکڑ میں جتن پھول یں ان کی خوشبو بھی الگ
الگ یں تو ی زمین ک اندر کیا کس طرح کیا ک ایک دوسر ک
قریب درخت لگ و ئ یں ،مختلف پھل لگت یں ،مختلف ان کا رنگ و تا
 ،مختلف ان کا ذائق و تا اور مختلف ان کی خاصیت و تی کوئی
پھل گرم خاصیت کا و تا کوئی پھل گرم خاصیت کا و تا کوئی پھل کھٹا
و تا ، کوئی پھل میٹھا و تا ،کوئی پھل پیلاو تا ،کوئی پھل لال و تا
، کوئی پھل گلازمندو تا ،اب مثلاً انار ل لیا اب انار کی تخلیق پر غور کریں
ایک تو ی و انار الٹا لٹکا وا و تا تواس ک اندر کتنی ی بارش پڑ انار
ک اندر کوئی قطر نیں جائ گا سارا انار ک اوپر س قطر دھل کر نکل جائ
گا انار ک اوپر جو چھلکا و اتنا دبیز اس ک اگر سخت چھلکا وگا تو
اندر ک دان خراب و سکت یںجب آپ انار کھولت یں تو ی پتا چلتا انار
در پر در پردوں میں کسی ن پیروں دئ انتاء ی ک جاں انار کا دانا
واں اس پرد میں باقاعد نشانات یں اس دان کی مناسبت س اب و دان
اس کا ایک الگ رنگ کیں سفید رنگ یں ،کیں کالارنگ یں ،کیں لال
رنگ یں ،ذائق الگ اس پرد ک جس پرد پر و دان لگ و ئ یں ان
ک درمیان ایک باقاعد ایک پیکنگ تاک ا یک دان دوسر دان س مل کر
خراب ن و جائ تو جب آپ انار کو دیکھیں گ تو اس انار میں ایسی صناعی
آپ کو نظر آئ گی ک زاروں سائنٹس ایک انار قدرتی انار کی طرح نیں بنا
سکتا ن اس کو دان پیدا کر سکت یں ن اس میں و رنگ پیدا کر سکت یں
اور ن و ترک جس س و ا نار بنا لیں ان ک بس کی بات نیں تو ی جو زمین
ک اندر صلاحیت   انار کا دان بنان کی پل و کلی و تی ایسی
خوبصورت کلی پھرو پھول بنتی پھرجب پھول پکت یں گرت رت یں جس
س انار بڑھتا رتا اس کی شاخوں میں س پانی ک ساتھ ساتھ پریشر بھی
آرا جو اس کو پھولا را غبار کی طرح تو اب م انار ک اوپر غور کریں
گ تو سار سائنسدان ک پاس کوئی ایسا طریق نیں غور کرن ک لئ ک
پل مار اندر علم و ،مار اندر علم کو جان کی علم کوپرکھن کی اور الل
تعالیٰ کو صناعی کو مشاد کر ن کی ایک بھی صلاحیت موجود اب پھر
پڑھیں الحمد لل...سب تعریفیں اس الل ک لئ جو عالمین کا رب الل

تعالیٰ انار کا بھی ذکر کرتے ہیں اس کے انار کے قریب آپ دیکھئے شریفہ لگا ہوا
ہے۔ اس کی حیثیت مختلف ہے ،رنگ بھی مختلف ہے معلوم ہوا جیسے پھونکی
پھونکی جیسی نکل رہی ہیں۔ اب اس کو آپ توڑ کر اس کے اندر سے گودا نکال
لیں ۔سفید رنگ کا دودھیا رنگ کا گودا اور اس کا ذائقہ بھی بالکل مختلف ہے ۔
شریفہ کے بالکل برابر آپ دیکھئے شہتوت لگا ہوا ہے اُس کی بالکل حیثیت ہی
بدل گئی انار دے اور شریفے سے بذریعے کو ئی تعلق ہی نظر نہیں آتا ۔مثلاً آپ یہ
کہتے ہیںنہ اس کے اندر بھی ذائقہ ہے اس کے اندر بھی ذائقہ ہے اس کے اندر بھی
خوشبو ہے تو یہ ساری باتیں اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں جو رب ہے عالمین
کا اس رب کا جو علم ہے وہ علم ہو رہا ہے کہیں وہ علم انار بن جاتا ہے ،کہیں
وہ علم امرود بن جاتا ہے ، کہیں وہ علم آم بن جاتا ہے ، کہیں وہ علم شہتوت
بن جاتا ہے ، کہیں وہ علم کیلا بن جاتا ہے ،دوسری بات پر آپ غور کریںے بھی
علم کے بغیر نہیں معلوم ہو سکتی ۔کیلا ہے اس کے اندر پانی ہی پانی ہو تا ہے
کیلا کا درخت نکالیں ۔اس میں آپ کو پانی کے علاوہ کچھ ملے گا اس مین لکڑی
ہو تی ہی نہیں ہے اب کیلے کی جو حیثیت ہے ایسا لگتا ہے جیسے اللہ میاں
ہمیں قلفیاں بنا کر لٹکا تے ہیں ۔ اب اس کو آپ کھولیں اس ی شکل وصورت
بھی الگ ہے ۔اس کاذائقہ بھی الگ ہے ۔تو پھر آپ غور کرتے چلیں جائیں گے اللہ
کی نشانیاں آپ کے اوپر کھلتی چلی جائیں گی۔لیکن شرت یہ ہے کہ آپ کے اندر
علم کی تلاش ہو اور آپ کے اندر علم کا تسلسل ہو اور آپ غور کریں ساری دنیا
جانتی ہے پانی کی خاصیت ہے کہ پانی نیچے کی طرف میں بہتا ہے اور جب ہم
پانی اور درخت کا موازنہ کر یں تو پانی اپنی فطرت تبدیل کر کے اوپر کی طرف
جاتا ہے آپ نے ناریل دیکھئے ہونگے ساتھ ساتھ فٹ اونچا ہو تا ہے ۔ساتھ فٹ
اونچا ناریل لٹکا ہوا ہے۔ آپ وہاں سے توڑتے ہیں کھولتے ہیں تو معلوم ہو تا ہے
کہ پانی کے پیالے بھرے ہو ئے ہیںواقعی ہے اب یہ کون سا فارمولابناکہ پانی میںنہر
میں بہنے کے بجائے جو اس کی فطرت ہے اپنی فطرت سے ہٹ کر وہ اوپر کی
طرف گیا ۔اور اوپر جاکر پانی ایک ڈال میں ذخیرہ ہو گیا مگر یہ بھی ہے صحت
کے لئے بھی اچھا ہے ۔اس کے اندر ایک ذائقہ بھی ہے ۔تو یہ کون سا فارمولابنا
پانی بغیر کسی مشن کے بغیر کسی پمپ کے ،بغیر کسی موٹر کے کتنا اوپر چلا گیا
اور جاتا ہوا نظر بھی نہیں آیا اور پیالوں میں جمع بھی ہو گیا۔ وہ پیالے ناریل کے
وہ پیالے اللہ کی مخلوق کی خدمت بھی کر رہے ہیں اور ظاہر ہے وہ ناریل اللہ
نے انسانوں کے لئے ہی بنایا ہے ۔انسان اسے کھاتے ہیں ۔یہ اس وقت ممکن ہے
جب تو آپ کے اندر علم سیکھنے کا تقاضہ ہو گا ۔جب آپ کی حالت سے نکل کر
علم کی روشنی میں داخل ہوگا ۔سورج کو آپ دیکھیں روز نکلتا ہے ۔مشرق سے
مغرب میں ڈو ب جاتا ہے ۔اب بے وقوفی کی بات تو یہ ہو گی سورج نکلتا ہے ۔
ڈوب جاتا ہے ۔دیکھئے جو باصلاحیت لوگ ہیں ۔جو صاحب فہیم ہیں جو صاحب
عقل و شعور ہیں وہ ضرور سوچتے ہیں کہ کون سا نظام ہے جو روز سورج
مغرب سے نکلتا ہے اور مغرب میںچھوپتاہے ۔ مغرب کیا ہے ؟مشرق کیا ہے ؟

کیوں نکلتا ہے ؟کیوں چھپ جا تا ہے ؟دھوپ جو سورج کے اندر ہے اس کا فائدہ
کیا ہے؟چاند کو آپ دیکھ لیجئے اس کی روشنی آپ دیکھئے ایسا لگتا ہے کہ اللہ
میاں نے اپنی ٹیوب لائٹ لگا رکھی ہے آسمان میںکہیں بھی چلے جائیے امریقہ میں
چلے جائیں، لندن میں چلے جائیں ،پاکستان میں آجائیں،ہندوستان میں آجائیں ،مکہ
چلے جا ئیں ،مدینہ چلے جائیں ہر جگہ اللہ میاں کی ٹیوپ جل رہی ہے ہر جگہ
ایک ہی ٹیوپ ہو تی ہے نہ بظاہر اس میں کوئی تار ہو تا ہے ،نہ ا س میں کو
ئی تیل جلتا ہوا نظر آتا ہے ،نہ کو ئی پٹرول جلتا ہوا نظر آتا ہے ،نہ کوئی بجلی
کا کنیکشن ہے تو صاحب عقل و فہم اس طرف ضرور متوجہ ہو تے ہیں کہ یہ
کیانظام ہے یہ روشنی کا یہ روشنی کہا ں سے آرہی ہے اگر سورج سے چاند کو
روشنی مل رہی ہےہے تو وہ کیسے مل رہی ہے کوئی تار تو نہیں لگے ہو ئے
ہیں ،کوئی کھمبا بھی نہیں ہے آدمی آپنی پیدائش پر غور کرے اب دیکھئے وہ
عجیب معاملہ اب وہ ناقابل تذکرہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نا قابل تذکرہ
ایک قطرہ ہو تا ہے اس ایک قطرے میںاتناخوبصورت آدمی بن جاتا ہے پیدائش
دیکھ لیجئے دو بالش کا بچہ ہو تا ہےہے لیکن وہی دو بالش کا بچہ چھ فٹ کا
ساتھ فٹ کا آدمی بن جاتا ہے ،اب دیکھئے ماں کتنی چھوٹی اٰور بچہ اس سے ما
شا اللہ چھ فٹ کا ہے ،رحم شریف اگر ماں کو خالی ترازو میں ایک طرف بچہ
کو بیٹھا لیں اور ایک طرف پانچ مائیں بیٹھ جائیں پھر بھی بچہ بھاری ہو گا، کیسے
بچہ اتنی نشوونما پاکر بھاری ہو گا ،اپنے اندر ونی جسم کو آپ دیکھیں آپ کھانا
کھاتے ہیں ،آپ کو ہرہضم کرنے کے لئے کوئی محنت نہیں کر نی پڑھتی کھانا
ہضم ہو رہا ہے، خون بڑھ رہا ہے، خون دوڑ رہا ہے ، پھیپھڑے اپنا کام کر رہے
ہیں خون کو صاف کر کے دل کو تسلیل کر رہے ہیں،دل اپنا کام کر رہا ہے پمپنگ
کر کے تما م وریدوں اور شریانوں کو وہ خون دے رہا ہے اور وہ خون دوڑ رہا ہے
آپ چل رہے ہیں تب خون دوڑ رہا ہے ،آپ بیٹھے ہیں تب خون دوڑ رہا ہے ، آپ
بھاگ رہے ہیں تب خون دوڑ رہا ہے،آپ کچھ بھی نہیں کر تے دوران خون کے لئے
کوئی بندہ کچھ بھی نہیں کر تا ،لیکن خون ہے کہ پورے جسم میں دوڑ رہا ہے
اور پورے جسم میں خون سے انرجی حاصل ہو رہی ہے ،اب بات یہ ہے کہ یہ
کیسے خون دوڑ رہا ہے اگر آپ کے اندر علم سیکھنے کا جذبہ نہیں ہو گا تو آپ
کبھی بھی اللہ کی ان نشانیوں پر غور نہیں کریں گے ،آپ کے اندر علم سیکھنے کا
جذبہ ہوگا ،آپ کے اندر علم سیکھنے کا شوق ہو گا،آپ کے اندر علم سیکھنے کا
تجسوس ہو گا،تب آپ اللہ کی نشانیوں پر غور کریں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
…عربی آیت …کہ جو لوگ صاحب عقل ہیں ، صاحب شعور ہیں وہ اللہ کی
نشانیوں پر غور کرتے ہیں،اس کا مطلب یہ ہو اجو لوگ صاحب عقل نہیںہیںبے
وقوف ہیں پاگل ہیں ،ان کے اندر عقل ابھی نہیں آئی وہ اللہ کی آیاتوں پر غور
نہیں کرتے ،آپ کے یہاں بیٹا پیدا ہوا، سب سے پہلے آپ اس کے کان میں آذان
دلواتے ہیں ،کیو ں بھئی آذان آپ کیوں دلواتے ہیں آذان آپ اس لئے دلواتے ہیںکہ
جو بچہ میرے یہا ں پیدا ہوااس کا پہلا علم یہ بنے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے ،متحد

ہے ۔مسلمان ہے آدمی قادرمشرک نہیںہے ۔پیدا ہو تے ہی سب سے پہلے آذان کا
کام یہ کہنا کہ تکبیر کا پڑھنا کیا منشاہ ہے اس کے علاوہ کیا منشاہ ہے کہ آپ
اپنے بچے کے شعور کی سطح پر پہلا نقطہ علم کا یہ قائم کر نا چاہتے ہیں۔اس
بچے کے علم میں یہ بات ڈالنا چاہتے ہیں کہ یہ مسلما ن کا بچہ ہے ۔ جس طرف
بھی آپ رخ کریں ،جس طرف بھی آپ غورو فکر کریں ایک ہی بات آپ کو نظر
آئے گی کہ انسان میں اور حیوان میں انسان میں اور فرشتوں میں بنیادی کا
امتیازیہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم سیکھنے کی صلاحیت عطا کی اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں تم ناقابل شئے تھے ہم نے تمہیں بجری اور کھنکھناتی مٹی سے
پیدا کیا ۔عجیب بات ہے ہم تو کتنے ہاتھ مارتے ہیں نے بجری ہے نے کھنکھاتی مٹی
ہے اور اللہ فرماتے ہیں کھنکھاتی مٹی بجری سے تمہیں پیدا کیا ۔تم کچھ بھی
نہیں تھے ہم نے تمہارے اندر اپنی روح ڈال دی اپنی جان ڈال دی ۔ اب دیکھے آپ
کے اندر میرے اندر ذرا سی بھی عقل ہو تی ،ذرا سی بھی حیوانیت سے ہٹ
کرذراسی بھی انسانیت ہے تو ہم یہ ضرور سوچیں گے بھئی اللہ تعالیٰ جو کہہ
رہے ہیں میں نے انسان کے اندر اپنی جان ڈال دی ونفکتو فی الروح...کہ میں نے
اپنی جا ن ڈال دی انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی جان پڑی ہو ئی ہے یہاں اپنی
جان نظر نہیں آرہی کیوں اس لئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور
ہی نہیں کیا ۔کبھی ہم نے اس بات کو علم بنا کر سوچنے کی تکلیف ہی گوارہ
نہیں کی ۔اب سائنس کی طرف آجائیے موجودہ سائنس آپ جانتے ہیں ۔جس
قوم میں علم ہو تا ہے۔ وہی قوم افضل اور برترہو تی ہے ۔جب تک مسلمانوں
پر علم رہا مسلما ن ساری قوموں پر حاکم رہا۔ مسلمانوں کے اندر سے علم
نکل گیا غیر مسلموں نے علم کو حاصل کر لیااب صورت حال یہ ہے کہ مسلمان
ان غیر مسلموں کو غلام ہے جو پہلے اس کے غلام تھے وجہ کیا ہے کہ مسلمانوں
کے یہاں سے علم نکل گیا تفکر نکل گیا اب جتنی سائنسی طریقی ہے اس کا نام
آپ علم کے علاوہ کیا رکھتے ہیںیہ ریڈیو ،یہ ٹی وی ،یہ سلاسل کے نظام ،یہ
ہوائی جہاز ،معلم ہتھیار ،یہ جتنے بھی ہیں یہ بھی علم ہے ،علم کو انہوں نے
سیکھا علم سے انہوں نے استفائدہ کیا ،نئی نئی ایجادات ہو ئی اور ایک وقت ایسا
آیا کہ وہ تما م دنیا پر ان کی حکمرانی قائم کرلی گئی ۔دیکھئے آج ہے تو مسلمان
غلام کیوں بنا ؟مسلمان غلام اس لئے بنا کہ اس کے آبائواجداد کے پاس علم تھا ۔
آبائو اجداد نے اس علم کی بنیاد پر ساری دنیا پر حکمرانی قائم تھی وہ اسے چھوڑ
دیااس کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں۔ دوسری قوموںم کو وہی علم جو
مسلمانوںکے پاس تھا وہ حاصل کر لیاتھا اب علم کی بنیاد پر وہ حاکم ہو گئے ۔
قرآن پاک کیا ہے قرآن پاک بھی علم ہے قرآن کی کتاب کو آپ علم کے علاوہ کچھ
بھی نہیں کہہ سکتے قرآن پاک آپ کو یہ علم دیتاہے کہ آپ کس طرح زندگی
گزاریں ۔ قرآن پاک آپ کو یہ علم دیتاہے کہ آپ کاروبارکس طرح کریں ،قرآن
پاک آپ کو یہ علم عطاکرتاہے کہ پڑوسیوں کے حقوق کیا ہیں، قرآن پاک آپ کو
یہ علم منتقل کرتاہے کہ والدین کے حقوق کیا ہیں، ،قرآن پاک آپ کو یہ علم

منتقل کرتا ہے کہ کائنات کے تخلیقی فارمولے کیا ہیں۔جب تک مسلمان قوم کا
قرآن کے ساتھ تعلق قائم رہا قرآن کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے یہ ہے کہ
قرآن کے علوم کو سیکھااور قرآن کے علوم میںجو حکمتیں ہیان سے واقفیت
حاصل کرنے کے لئے اب آج دیکھئے علم کا آج بھی چرچہ ہے کل بھی چرچہ تھا ہر
ماں باپ کی خواہش یہ ہوتی ہے اس کا بچہ تعلیم حاصل کرے پڑھیں ۔اب
اسکولوں میں داخل کرتے ہیں۔گھر میں ٹیوشن لگتے ہیخود پڑھاتے ہیں کیوںاس
لئے یہ پتا ہے جس کو علم حاصل ہے اس کی معاشرے میں عزت ہے ماں علم
حاصل کراتی ہے اور جو لوگ علم حاصل نہیں کرتے وہ گلیوں میں کھیلتے پھرتے
مزدوریاں کر تے ہیں نہ اس کے اندر کو ئی اخلاق ہو تا ہے نہ اس کے اندر کو ئی
احترام ہو تا ہے۔ نہ وہ معاشرے میں قابل احترام کر نا جانتے ہیں ۔ معاشرے
میںقابل احترام وہی بندے سمجھا جاتا ہے جس کے پاس علم ہو۔قرآن سارا کا
سارا علم قرآ ن پاک میں جو بھی کچھ بیان کیا تو اس کا یا اس کوئی بھی آدمی
علم کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔سیدنا حضور ﷺ غارحرا میں تشریف فرما ہیں ۔
وہاں غار حرا میں مراقبہ کرنے جا یا کرتے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام
تشریف لائے اقرابسم ربک الذی ...اب دیکھئے اقرا ...پڑھ...پڑھنے سے مراد ہے
علم سیکھ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے علم منتقل کیا پھر جناب حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کے کتاب چھوڑ دی جس میں ہر چیز موجود ہے۔ اس
میں دنیا داری بھی موجود ہے ،اس میں معاشرت بھی موجود ہے کہ ہم کیسے
رہے اس میں وراثت کا مسئلہ بھی موجود ہے اور اس میں یہ بھی موجود ہے
چاند کیا ہے ،سورج کیا ہے، ستارے کیا ہے ،زمین کیا ہے ۔ایک ہی زمین ایک ہی
پانی رنگ برنگ پھول کیسے نکال دئے، ایک ہی زمین ایک ہی پانی رنگ برنگ پھل
انگور کیسے نکال دئے، ایک ہی زمین ایک ہی پانی سے مختلف ذائقے والے پھل
مختلف ذائقے والی غذا آپ کو کیسے حاصل ہو گئی ۔اس کے فارمولے بھی قرآن
پاک میں موجود ہے تو اب بات یہ طے ہو ئی کہ اس کا تعاون کر نے کے لئے دنیا پر
حکمرانی قائم کر نے کے لئے ،فرشتے میں صدقت حاصل کرنے کے لئے اب فرشتوں
پر آدم کو صدقت کیسے حاصل ہو گئی ۔اللہ تعالیٰ نے کہا فرشتوں سے میں آدم
بنا رہا ہوں تم اپنا خلیفہ بنا لوزمین میں اپنا خلیفہ بنا لو فرشتوں نے کہا خون
خرابہ کر ے گا فساد برپا کرے گا ۔اللہ تعالیٰ نے کہا بھئی جو ہم نے اس کو سیکھا
دیا وہ تم سنا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے جو علوم
ظاہر کئے۔ آپ کو پتا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے وہ
علوم ظاہر کئے جوفرشتوں کو نہیں آتے تھے جب فرشتوں نے وہ علوم سنے جن
سے وہ واقف ہی نہیں تھے۔ جو کبھی ان کے کانوں میں منتقل ہی نہیںہوئے اور
اس طرح وہ علوم سن کر آدم کی فضلیت کا اقرار کیا اور آدم کو سمجھا اور اللہ
تعالیٰ سے اقرار کیا کہ آپ نے جتنا علم سیکھا دیا ہمیں بس اتنا ہی کافی ہے ۔
لیکن آپ نے جتناہمیں سیکھا دیا وتنا ہی جانتے ہیں اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ
فرشتے کی بھی فضلیت اس بات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں علوم سیکھا دئیے

۔اب آدم کے پاس فرشتوں سے زیادہ علوم ہو ئے۔ لہذا اب یہ فضلیت فرشتو ں
کے اوپر ثابت ہو گئی اور فرشتے آدم کے محکوم قرار پائے یہاں بھی علم زیر بحث
آتا ہے ۔ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں آپ غورو فکر کریں ۔آپ کو ایک ہی
بات نظر آئے گئی کہ پیدائش سے لیکر موت تک اورموت کے بعد سے حشر اور نشر
تک جنت دوزخ تک اگر کو ئی چیز قائم ہے ۔وہ علم کے علاوہ کچھ نہیںآپ کھانا
کھاتے ہیں ۔روٹی کھاتے ہیں یہ سب کیا ہے یہ بھی علم ہے ۔اب بھئی روٹی ہو
تی ہے گیہوں پہلے آپ کو گیہوں کا علم ہو گا پھر آپ نے گیہوں کو پیسا آٹے کا
علم ہو اتو آپ نے آٹے کو گوندھا تو گوندھنے کا علم ہوا، پھر آپ نے توائے کے اوپر
روٹی ڈالی تو روٹی پکانے کا علم ہوا،جس آگ نے وہ روٹی پکائی اس آگ کا بھی
علم ہوا ،لکڑی کی آگ، کوئلے کی آگ ،گیس کی آگ ،مٹی کے چولھے کی آگ ،پھر
آپ نے روٹی کھا ئی یہ بات کا علم ہوا کہ ہم روٹی کھائیں گے تو ہمارے اندر
طاقت پیدا ہو گی، ہم چل پھر سکیں گے اور ہم روٹی نہیں کھا ئیں گے ،ہم
کمزورہو جائیں گے چلنے پھرنے کے قابل نہیرہے گے ۔لہذا گندم کے دانے سے روٹی
کھانے تک جتنے بھی مراحل ہیں وہ سب کے سب علم کے علاوہ کچھ نہیںہے آ پ
سمجھتے ہیں پانی سے پیاس بھوجتی ہے یہ بھی ایک علم ہے ۔پانی سے پیاس
بھوجتی ہے یہ کیایہ علم نہیں ہے ۔تو جو بھی کچھ ہے اس کائنات میں وہ اللہ
تعالیٰ کا علم ہے اور اوپر اللہ تعالیٰ نے کائنات کو بنا نا چاہا غور کریں۔ اللہ تعالیٰ
نے کائنات کو بنا نا چاہا کہا کن اور وہ ساری کائنات بن گئی کیا مطلب ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے علم میں کائنات پہلے سے موجود تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس
کائنات کو جو پہلے سے اللہ کے علم میں موجود تھی ۔جب کن کہا تو بن گئی تو
ساری کائنات کے علم کے علاوہ کچھ نہیں آپ جو حضرات جو یہاں زحمت ہو
ئی ۔آپ تشریف لائے آپنا وقت نکال کر میں یہ عرض کرناچاہتا ہوں یہ جو
مسلمانوں کی یہ جو بربادی ہے،بدحالی ہے ،اقدس ہے ،غلامی ہے ،محکومی
ہے ،اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر سے علم کا شوق نکل گیا
ہے ۔مسلمانوں نے اپنے اسلاف کا آبائو اجداد کا وہ ورثہ جو علم سے متعلق ہے
اس کو پر سپرد ڈال دیا ۔حضور قلندر بابا اولیاء میرے مرشد کریم ہیںانہوں نے
اس بات پر غور کیا کہ مسلمان کو اگر غلامی سے نکالا جائے مسلمان کو اگر
سائنٹس کے برابر لاکر کھڑا کیا جائے تو یہ تو سنکڑوں سال وہ آگے ہیں تو ہم
جب کوشش کر ۔ گے ۔وہ سینکڑوں سال اور آگے پہنچ جا ئیں گے لہذا ہم
انہیںپکڑنہیں سکتے یوں بھی نہیں پکڑ سکتے کہ مسلمانوں کے پاس جو علوم ہیں
وہ بھی بھیک میں خیرات میں جتنی بھی ہو تی آپ علم کے معاملے میں بھی اتنے
مفلس ہو گئے ہیں کہ علم کے معاملے میں بھی غیر مسلم کے آگے ہاتھ پھیلا تے
ہیں ۔جبکہ ہمارے پاس اللہ کی دی ہوئی کتاب موجود ہے ۔ تو حضور قلندر بابا
اولیائنے مسلمانوں کی یہ حالت ناک دیکھ کر سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی امت کی مفلسی کیلئے مجھ سے فرمایا کہ اگر کسی طرح یہ سوئے ہوئی
قوم جاگ کر علم حاصل کر نا شروع کر دے تو یہ پھر ممتاز ہو جائے گی ۔اور اگر

علم قرآن کا حاصل کرنا شروع کر دے تو اللہ کا انعام اس کے پاس موجود ہے
سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے اوپر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی وہ ان
کے رسول ہیں ،ن پیغمبر ہیں ان کے معاورائی ہیںتو جب قرآن کے اندر اس کا
پہل لگے گااسی مناسبت سے یہ علم حاصل کر لے گی اور موجود ہ سائنسی دور
میں تھوڑی سی جدوجہد اور کوشش کے بعد یہ ممتازمقامات آتے ہیں ۔لہذا میں
نے اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی بیس سال میں علم سے آویاری شروع کی جتنا
مجھے آتا تھا آپ جانتے ہیںجب کو ئی آدمی کو شش جدوجہد خلوص کے ساتھ کر
تا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس میں کامیابی عطا کر تا ہے ۔جب آپ زمین پر بیج
ڈالتے ہیںاور تھوڑا پانی بھی دے دیتے ہیں تو زمین اس بیج کے کو ضائع نہیں
کرتی ۔اس کئے اندر نشوونما پہنچاتی ہے اور جب وہ نشوونما پہنچاتی ہے تو ایک
دن وہ درخت بھی بن جا تا ہے تو اس کوشش اور جدوجہد میں اللہ تعالیٰ کا
بہت بڑاانعام ہے ۔کامیابی ہو ئی لوگ قریب آئے لوگوں نے برا بھی کہا لیکن
زیادہ لو گ قریب آئے ۔اب یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ایک آدمی جو ہے وہ ہر وقت
سو دوسو پانچ سو ہزار آدمیوں کے ہجوم میں گھرے رہے۔ تو اس کی ترکیب یہ
نکالی کہ سو دوسو پانچ سو آدمیوں کے ہجوم کو تقسیم کر کے ایسے یونٹ بنا دے
جائیں جہاں ان کی علم کی پیاس،جہا ں ان کا علم کا تجسوس اور شوق پورا
ہواس تجسوس اور شوق پوراکرنے کے لئے ہم نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا
اور نتیجہ یہ پایا جگہ جگہ اگرمطالعہ کے سنٹر قائم کر دئیے جائیں۔ ایسی جگہ
فراہم کر دی جائے جہاں والدین حضرات و خواتین تشریف لائیں جہاں نونہال
طلبہ اور طالبات تشریف لائیں اور انہیں پڑھنے کے لئے مواز مل جائیں ان کے اندر
علم حاصل کر نے کا زوق پیدا ہو جا ئے۔ ان کے اندر مسافحہ کر نے کا شوق پیدا
ہو جائے تو اس سے کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے۔ شروع میں ایک
لائبری بنی دو لائبری بنی اللہ کا بہت بڑا کرم ہے کہ لوگوں نے ہماری اس
کوشش اور جدوجہد میں ہمارے ساتھ برابرکا تعاون کیاکہ لوگوں نے ہماری اس
کوشش اور جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔دعائیں کی اور اللہ کا کرم ہے
کہ کراچی شہر میں کئی لائبریاں تقریباً بارہ لائبریاں قائم کرنے میں کامیاب ہو
گئے ہیں اور منشاء ہمارا یہی ہے جہاں ہم یہ لائبریاں قائم کرتے ہیں۔ اس
محلہ والوں کواس حلقہ کے لوگوں کو اس طرف راغیب وجہ طور پر کہ آپ وہ
علم سیکھیں ۔آپ بزرگوں سے یہ درخواست ہے کہ آپ اپنے دوستوں کو چھوٹوں
کو متوجہ کریںکہ وہ علم حاصل کریں ۔علم دو طرح کے ہو تے ہیں دنیاداری کا
علم ہے وہ بھی ضروری ہے دنیاداری کا اس کے ساتھ ساتھ دین کا بھی علم کا
سیکھنا بھی ضروری ہے دین کا آپ علم نہیں سیکھیں گے تو اللہ سے قربت حاصل
نہیں ہو گی ۔ رسول اللہﷺ سے محبت کا تقاضہ پورا نہیں تھا تو یہ عظیمیہ
روحانی لائبری آپ کے علاقہ میں قائم ہو ئی ہے اس کا منشاء یہ ہے جومسلمان
قو م علم سے بہرا ہو گئی ہے اس کی وجوہات کچھ بھی ہو وہ اللہ اور اللہ کے
رسول اللہﷺکے رسول کے مطابق علم حاصل کر نے کی متوجہ ہوں،مجھے یقین

ہے یہاں جو اتنے لوگ تشریف لائے ہیں ظاہر ہے ان کے اندر علم سیکھنے کا علم
کے بارے میں سننے کا شوق محسوس نہ ہو تا تو اتنی بڑی تعداد میں تشریف نہ
لاتے اس سے پتا چلتا ہے کہ مسلمان قوم کے افراد ،مسلمان قوم کے
بزرگ ،مسلمان قوم کے نوجوان ،طلبہ طلبات انہیں قوم تلاش میں ہے کہ انہیں
علم ملے۔سلسلۂ عظیمیہ نے ایک علمی مشن کے تحت آپ حضرات کے لئے ایک
ٹھکانہ پڑھنے کا فراہم کر دیا ہے۔ آپ اس جگہ تشریف لے جائیں، کتابیں پڑھیں
مطالعہ کریں اور صورت حال یہ ہے کہ اس علم کے بارے میں معلومات حاصل
کرنا چاہیںاس کی گہرائی میں جانا چاہیں اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ن ے علم دیا
ہم دعوے تو نہیں کر تے اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی جتنا دیا برحال تھوڑا دیا ہے ہم
انشا اللہ وہ بھی آپ تک پہنچائیں گے ۔اور آئندہ پہنچاتے رہے گے ۔آپ حضرات
سے میری التجاء ہے درخواست ہے کہ آپ کے علاقو ں میں جدوجہد اور کوشش
کے ساتھ لائبری قائم کی ہے ۔اس لائبری کو آپ چشمہ بنا دیں اور تسبیح سے اس
علاقے کے لوگ سیراب ہوں تاکہ ہم تو مر جائیں گے بوڑھے ہو گئے ہماری نوجوا
ن آنے والی جو نسلیں ہیں وہ محکومی اور غلامی کی زندگی نہ گزرایںبلکہ ایسی
زندگی گزاریں جیسے ہمارے بزرگوں نے ہمارے اسلاف نے ساری دنیا پر حکمرانی
قائم کر کے گزاری ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرما اورہم سب کو علم
سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے آپ حضرات تشریف لائے آپ کا بہت شکریہ ۔

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd 47

Track 2

Time 24:24

۲۔عالمین کو جاننے کے لئے علم ضروری ہے

اعوذبا للہ ...

بسم اللہ...

اللہ انا هو الاخوف...

معزیز حضرات، محترم خواتین و حضرات، میرے دوستوں اور عظیمی بہن بھائیوں
میں مرکزی مراقبہ ہال کراچی پاکستان سے آپ سے مخاطب ہوں اور آپ کی
خدمت میں مودبانہ سلام عرض کر تا ہوں السلام وعلیکم ...حاضرین مجلس آپ

بلا شبہ بہت صیحح او ر خوش بخت جو آپ حضور قلندر بابا اولیاء کے عر س کی
تقریب میں شریک ہیں ۔حضور قلندر بابا اولیاء کے بارے میں آپ سب حضرات
اس بات سے واقف ہیں۔ کہ حضور قلندر بابا اولیاء کے سیدناعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے علوم کے وراث ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے اپنے
دوستوں کے بارے میں فرمایا ہے۔ اللہ انا ھو...کہ اللہ کے دوستوں کو غم اور خوف
نہیں ہو تا ۔اب آپ یہ دیکھئے کہ انسان کمی زندگی میں وہ دو رخ ایسے ہیں
جن کی بنیاد پر انسان بیمار بھی ہو تا ہے۔ انسان کی عمر کم بھی ہو تی ہے۔ اور
انسان کے اندر دشمنیاں بھی پیدا ہو تی ہیں۔ اگر انسان کے اندر سے خوف اور
غم نکال دیا جائے یا انسان اپنی جدوجہد اور کوشش سے خوف اور غم کی اس
بات سے آزاد ہو جائے تو اس کی زندگی ساری کی ساری زندگی خوشی کے علاوہ
کچھ نہیں ہو گی ۔اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی بیوی حوا کو کہا کہ تم جنت میں
رہو تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے... جنت میں رہو اور وہاں سے
خوش ہو کر کھائوں پیو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت ایک ایسی جگہ ہے۔ ایک
ایسا مقام ہے کہ جہاں آدمی خوش ہو کر تو رہ سکتا ہے لیکن نا خوش آدمی
کو جنت کسی بھی حال میںقبول نہیں کرتی ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ...لا
تقربہ ...کہ اس درخت کے قریب نہ جانا اگر تم نے نا فرمانی کی اوراس درخت لے
قریب جاکر اللہ کے خلاف ورذی کی تو تمہارا شمار ظالموں میں ہو گا ۔ظاہر
ہے ظالم آدمی تو خوش ہو ہی نہیں سکتا ۔یہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پاک میں
فرمایا ہے ...اللہ اناالاخوف ...اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ کے دوست کی شناخت
یہ یہی ہے کہ اسے خوف اور غم نہیں ہو تا یہ جتنے بھی پیر فقیر اولیا ء اللہ
ابدار اس دنیا مہ تشریف لائے ۔یہ سارے کے سارے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی نسبت سے حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور سب جانتے ہیں سیدنا علیہ
الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے علوم کے وارث ہیں اب ہم یوں کہیں گے یہ جتنے
بھی اولیا ء اللہ ہیجن کو رسول اللہﷺ کا علم منتقل ہوا دراصل یہ اللہ تعالیٰ کے
بھی وارث ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے خود ان بندوں کے شان میں فرمایا ہے کہ زمین
میرے بندے ایسے بھی ہیں جو میرے بھروسے پر کوئی بات کہہ دیتے ہیں تو میں ان
کو پورا کرنااپنے اوپر لازم سمجھتا ہوں ۔اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ زمین
پر میرے بندے ایسے بھی ہیجو چیز پکڑ لیتے ہیتو دراصل میں ان کا ہاتھ بن جاتا
ہوں ۔جب وہ چلتے ہیں تو میرے پیروں سے چلتے ہیں اور جو وہ کچھ کہتے ہیں
تو ان کی زبان پر میں بولتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس بات کی طرف
واضع طور پر دلیل ہے کہ انبیاء کے وارث اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کے علوم کے وارث
ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے علوم کے وارثت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرز فکر
کیا ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے یہ جوکائنات بنائی ہے اس کائنات کے اندر جو
تخلیقی فارمولے کام کر رہے ہیں۔ ان سے واقفیت کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات
سے واقف ہیں،اللہ تعالیٰ کے علم الاسماء سے واقف ہیں ،یعنی اللہ تعالیٰ نے
کائنات کو جس بنیاد پر تخلیق کیا اس کائنات کی تخلیق سے واقف ہیں ،اللہ تعالیٰ

نے کائنات میں جو ایڈمیسٹیشن قائم کیا ہے اس ایڈمیشن سے نہ صرف واقف
ہیں بلکہ چلنے والے ہیں اس لئے یہ سارے بندے اولیا ء اللہ کا یہ گروہوں علم میں
کا حامل ہے ۔اللہ تعالیٰ کے نائب اور خلیفہ ہیں جب کوئی بندہ اولیا ء اللہ کی
طرز فکر کو حاصل کر لیتا ہے تو وہ بھی ولی ہو جا تا ہے ۔ولی کا مطلب ہے
اللہ کا دوست اور اللہ نے اپنے دوستوں کی تعریف یہ بیان کی ہے کہ ان کو خوف
اور غم نہیں ہو تا ۔اب جتنے بھی ہم عبادت کر تے ہییا جتنے بھی اللہ اور رسول
سے منصو ب کر کے ہم قائم کر تے ہیں اس کا یا ملا یہ نتیجہ مرتب ہو نا چاہئے
اور ہو تا ہے کہ بندے یہ ساری جدوجہد اور کو شش اس لئے کر رہا ہے کہ وہ
اللہ کا دوست بننا چاہتا ہے اور اللہ کے دوست کی تعریف یہ ہے کہ اسے خوف
اور غم نہیں ہو تا ۔اب یہاں جتنے بھی اہل مجلس تشریف فرما ہیں ہوے سب
اور میں تمام امت مسلمہ اس بات پر اگرتفکر کریں کہ اللہ کے ولی کی اللہ کے
دوست کی پہچان یہ ہے کہ اس کے اندر خوف اور غم نہیں ہو تاہ لہذا میں جب
اپنے گربان میں منہ ڈال کر سوچتاہوں کہ میرے اندررب اور خوف ہے اور مجھے
یہ جواب ملتا ہے ۔ساری زندگی غم اور خوف کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو اس کا
مطلب یہ ہے میں کسی بھی طرح اللہ کا د وست نہیں ہو ں ۔اگر میرے اندر غم
اور خوف نہیں ہے۔ میرا رشتہ اللہ سے استوار ہے اللہ کے رسول محمد رسول
اللہﷺ کی نسبت مجھے حاصل ہے تو اس کے نتیجہ میں بڑی طرز فکر یہ ہو گی
کہ مجھے کو ئی خوف اور غم نہیں ہوگا دنیا میں رہتے ہو ئے دنیا کے سارے
وسائل میں استعمال کرو گا ،چیزیں استعمال کروں گا ،زندگی گزارنے کے لئے
معاش کے ساتھ ساتھ خاندان میں رہوں گا، بیوی بچے بھی میرے ہو نگے،لیکن پھر
بھی وہی بات ہے ان تمام چیزوں کے ہو تے ہو ئے مجھے ان چیزوں کے ظاہر
ہونے کا غم ہے یا مجھے خوف ہے کہ یہ ساری چیزیں مجھے چھوڑ جائیں گی تو
میں کچھ بھی کرو ںکچھ بھی کرواللہ کا دوست نہیں ہو نگا۔اورجب اللہ کا
دوست نہیں ہو نگا میر ے اوپر غم اور خوف مستقیل رہے گا ۔تو جب ہم یہ کہتے
ہیں کہ فلاح والی جیسے میں نے ابھی عرض کیا کہ حضور قلندربابا اولیاء اللہ کے
والی ہیں جن کی پیروی کر نا ہم سب اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔جن
کی تعلیمات پر عمل کر کے خوش ہوتے ہیں۔جن کے روحانی مشن کو ہم پھیلا کر
اپنے لئے اکبست درست کر تے ہیں ،جن کا ذکر جمیل کر کے ہمارے اندر خوشیوں
کے فوارے ابلنے لگتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے دوست ہیاوران کے
اندر خوف اور غم نہیں ہو تا ۔لہذا جب ہم ان کا تذکرہ کر تے ہیں۔انفرادی طور
پر تذکرہ کر یاجتماعی طور پر تذکرہ کریں ،ان کے تعلیمات کا پرچار کریں،ان کے
بتائیے ہو ئے اصولوں پر عمل کریں ،تو ہمارے اندر ایک خوشی کی ایک کیفیت پیدا
ہو تی ہے ۔برحال آج یہ تجربہ آپ کر چکے ہیں اور آئندہ بھی آپ کو یہ تجربات
ہو تے رہیں گے ۔آپ تجربہ کرتے کرتے کہ چار بھائی عظیمی بھائی بہنیں بیٹھے
حضور قلندر بابا اولیاء کی تعلیمات کا تذکرہ کریں ۔حضور کی کراما تکے سلسل
کو سنا ئے۔تو جتنی دیر آپ حضور قلندر بابا اولیاء کے تذکرہ کرتے رہیں گے اتنی

دیر آپ میںہیکوئی وسوسہ آئے گا نہ آپ کے اندر کوئی خو ف پیداہو گا اور نہ
آپ کے اندر کسی قسم کی کوئی لہر محسوس ہو گی یہ تجربہ اس بات کا
شاہد ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیں حضور قلندر بابا اولیائؒ کی نسبت
حاصل ہے اور ہمارے لئے بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ ہمیں ایک بہت بڑی ولی
کی کی سرپرستیہ حاصل ہو گئی ہے۔ جو ہمارے لئے دنیاوی اورا خروی دونوں
اجر کا باعث اور سبب ہے ۔حضور قلندر بابا اولیاء سیدنا حضور علیہ الصلوٰ ۃ
والسلام کے علم رادونی کے وارث ہیں اور علم رادونی سے مراد وہ تمام علوم
ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے علم الاسماء پر مشتمل ہیں ،یہ وہی علوم ہے جن کی
بنیاد پر آدم کو فرشتوں نے سجدۓ کیا اور جب ابلیس نے سجدے سے انکار کیا تو
اللہ تعالیٰ نے اسے محروم قرار دے دیا ۔اس حوالے سے بھی کہ ہم آدم کی اولاد
ہیں تو ہمارے اوپر یہ انکشاف ہو تا ہے کہ آدم کی اولاد کا اصل ورثہ علم
الاسماء ہے ۔اللہ تعالیٰ نے کہا فرشتوںسے کہ میں آدم کوزمین پر اپنا نائب بنا نے
والا ہوں۔ فرشتوں نے اطراز کہ کیا کہ خون خرابہ اور فساد برپا کر دے گا۔ اللہ
تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کوعلم الاسماء سیکھایا۔وعلما آدم الاسمائ...پہلے آدم
کو اللہ تعالیٰ نے علم الاسماء سیکھا ئے ۔صفات کا علم سیکھا ئے ،تخلیق کے علوم
سیکھا ئے، اپنی پہچان کا جو ذریعہ بنتا ہے وہ علوم سیکھا ئے،اور اس کے بعد آدم
سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ے جو کچھ تمہیں سیکھایا دیا ہے تم فرشتوںکے
سامنے بیان کرو ثم رددنہ ملائکتہ...اور آدم نے جب وہ علوم فرشتوں کے سامنے
بیان کئے تو فرشتوں نے کہا ...یا رب العالمین ہم یہ نہیجانتے ہے۔ہم تو بس اتنا
جنتے علوم آپ نے جو ہمیں سیکھا دئے ہیں ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آدم کی
فضلیت اس بنیاد پر نہیں ہے کہ وہ آدم کا بیٹا ہے۔ مادی اعتبار سے یاجسمانی
اعتبار سے بلکہ آدم کی فضلیت یہ ہے کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علوم سیکھادئے
جو علوم کائنات میں کسی دوسری مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے نہیں سیکھا ئے ۔او ر
جب کوئی بندہ ان علوم کو سیکھ لیتا ہے اللہ کا نائب بن جاتا ہے تو ا س کی
حیثیت ولی کی ہو تی ہے ۔اللہ کے دوست کی ہو تی ہے اور اللہ کے دوست کی
تعریف خود اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اللہ کے دوست کو خوف اور غم نہیں ہو تا
۔ان آیات کی روشنی میںہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات پر غور
کرے اور اپنا محاسبہ کرے کہ وہ اللہ کا دوست ہے یا نہییا اس بات پر غور
کریں ۔کیا اللہ کا غیردوستۃ جنت میں جا سکتا ہے اس کا ایک ہی جوان ہو گا
جنت میں وہی لوگ جائیں گے جو اللہ کے دوست ہوں گے ۔ اور اللہ کے دوست
کی تعریف یہ ہے کہ اس کو خوف اور غم نہیں ہو تا۔ یعنی جس بندے کے اندر
اخوف اور غم ہے وہ اللہ کا دوست نہیں ہے اور اللہ کا غیردوست جنت میں
نہیں جا سکتا ۔تو یہ بڑا علمیاء ہے کہ ہم قرآن پاک کو پڑھتے ہیں۔ لیکن قرآن
پاک کی آیات میں جو حکمت ہے ۔اللہ تعالیٰ نے جو نوع انسانی کو پیغام دیا ہے ۔
اس پر غور نہیں کر تے پھر اس بات پر آپ غور فرمائیں یہاں جتنے بھی لوگ بیٹھے
ہو ئے ہیں کہ میں آپ سے سوال کر تا ہوں صاحب جنت میں کون جائے گا ۔

خواتین وحضرات جنت میں کون جائے گا ؟تو آپ کا یہ جواب ہو گا اللہ کا دوست
جنت میں جائے گا ۔جو اللہ کا دوست نہیں ہے وہ دوزخ میں جائے گا جنت میں
نہیں جائے گا ۔پھر میں خواتین و حضرات آپ سے دوسرا سوال یہ کرتا ہوں کہ
اللہ کے دوست کی تعریف کیا ہے ؟آپ کا جواب یہ ہو گا ارشاد کے مطابق ارشاد
فرمایا ہے کہ اللہ کا دوست وہ ہوتا ہے جس کے اندر خوف اور غم نہیں ہو تاہے
کسی چیز کے جانے کا غم نہیں ہو تا اور کسی چیز سے نقصان پہنچنے کا خوف
نہیں ہو تا ۔اب آپ یہ بتائیں کہ جب اللہ کے دوست کی یہ پہچان ہے کہ اسے
خوف اور غم نہیں ہو تاہ تو اللہ کے غیردوست کی یہ پہچان ہو ئی کہ وہ خوف
اور غم سے آزاد نہیں ہو تا ۔جب ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمیں یہ نظر
آتا ہے ۔کوئی بھی خوف اور غم سے آزاد نہیں ہے ۔تو جب ہم خوف اور غم سے
آزاد نہیں تو اللہ کے دوست نہیں۔یہ قرآن میں جب اللہ کے دوست نہیں ہیں تو
جنت میں کیسے جائیں گے ۔یہ ولی اللہ ،اولیاء اللہ جو ہیں ۔اللہ کے دوست وہ
اصل میں اسی بات کا درس دیتے ہیں کہ اللہ سے دوستی کرو ،جب اللہ سے
دوستی ہوجائے گی۔ تو تمہارے اندر سے خوف اور غم نکل جائے گا اور جب خوف
اور غم نکل جائے گا۔ تو جنت تمہاری میراث ہو جائے گی ۔جنت تمہارا وطن
تمہیں واپس کر دیا جائے گا ۔اب ہم خوف اور غم کو دور کرنے کے لئے ضروری
ہے اللہ سے دوستی کی جائے اور اللہ سے دوستی کرنے کا آسان ترین طریقہ
حضور قلندر بابا اولیاء نے جو بتایا ہے اپنے عظیمی بچوں کوساری توقعات
دروبست اللہ سے ساتھ وابسطہ کر دی جائے گی۔ اپنے جیسے مجبور لوگوں سے
توقعات قائم نہ کریں ہمیں توقع قائم کر تا ہوں کہ آج قائم کر تا ہوں وہاں
لیاقت بھائی بیٹھے ہو ئے ہیں یہ میرا وہ کام کر دیں گے وہ کام کر دیں گے ۔تو
لیاقت بھائی تو خود محتاج ہیں۔ وہ تو خود اللہ کے محتاج ہیں ۔اللہ اگر نہ چاہے
تو ان کا بھی کام نہیں ہو گا۔ وہ میراکام کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ بات الگ ہے
کہ اللہ کسی بندے کو کسی بندے کے لئے وسیلہ بنا دے اور اللہ تعالیٰ اس بندے کو
بنا کر اس کا وسیلہ بنا دے اس بندے سے میرا کام کر ادے ۔لیکن کو ئی آدمی کسی
آدمی کی خدمت نہیں کر ے گا جب تک کہ اللہ نہ چاہئے ۔اللہ تعالیٰ نے یہ ایک
نظام بنا دیا ہے کہ کائنات کی اصل بلڈنگ جو ہے وہ دروبست اللہ کے ہے ۔کوئی
آدمی اس کو مانے یا نہ ما ن ے لیکن کو ئی آدمی پانی نہیں بنا سکتا اگر آدمی
پانی نہیں بنا ئے تو پیاس کیسے بھوجے گی ۔دنیا کا بڑے سے بڑا سائنٹس گیہوں کا
دانہ نہیں بنا سکتا اگر زمین پر گیہوں کا دانہ موجود نہ ہو تو آدمی آٹا پیس کر
روٹی نہیں کھا سکتا ،زمین پر کوئی سائنٹس ہوا نہیں بنا سکتا ،کو ئی سائنٹس
ہوا نہیں بنا سکتا ،کو ئی سائنٹس سورج اور چاند نہیں بنا سکتا اور سب سے بڑی
بات جو سوچنے کی ہے وہ یہ ہے کہ چھ ارب انسانوں میں کوئی ایک انسان ایسا
نہیں ہے کہ جو اپنی مرضی سے پیدا ہو گیا ہو، چھ ارب انسانوں میں کوئی ایک
انسان ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی مرضی سے زندہ رہا ہو،اورچھ ارب انسانوں
میں کوئی ایک انسان ایسا نہیں ہے کہ جو پانی پئے بغیر زندہ رہے جائے ،کھانا کھا

ئے بغیر زندہ رہے جائے ، او ر بنیادی بات یہ ہے جب بچہ پیدا ہو تا ہے زمین پر تو
اس کے لئے وسائل پہلے سے موجود ہوتے ہیں اس کو اپنے لئے ہوا نہیں بنا تی
پڑتی ،پانی نہیں بنا نا پڑتا،زمین نہیں بنا نی پڑتی ،ماں کے سینے میں دودھ بنا نے
کاکوئی فارمولانہیں ہے بچوں کے پاس ،یہ سارے حقائق نوع انسانی کو خصوصاً
سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے افراد کواس طرف غوروفکر کی دعوت دیتے ہیں کہ
یہاں جو کچھ ہے سب اللہ کا بنا یا ہوا ہے۔ ہمیں بھی اللہ نے بنایا اور ہمارے لئے
زندگی کے وسائل بھی مہیا کئے ہیں تو سلسلہ عالیہ عظیمیہ کی تعلیمات کا
نچوڑ یہ ہے کہ سارے توقعات اللہ سے قائم کی جائیں اپنے جیسے مجبور
بندوںتوقعات قائم نہ کی جائے ،اپنے جیسے بندوں کی خدمت کی جائے ،اپنے جیسے
بندوں سے محبت کی جائے، وہ بھی اس لئے کی جائے کہ ہمارا سرپرست اعلیٰ
اور کنبے کاسربراہ اعلیٰ اللہ ہے اور اللہ ہے یہ حضور قلندربابا اولیائ کی
تعلیمات ہیں اور ان تعلیمات پر عمل کر کے ہم خوف اور غم سے نجات حاصل کر
سکتے ہیں دیکھئے اب ہمیں یقین ہو جائے سب کچھ اللہ ہی نے کیا ہے اللہ ہی
کر رہاہے ہےتوظاہر ہے اللہ کو سب قدرت ہے۔اور نہ ہمیں کسی چیز کے جانے
کا غم ہو گا اور نہ کسی چیزکے چھین جا نے کاخوف ہوگا ہےجیسے جیسے ہمارا
یقین اللہ کے اوپرمضبوط اور مستحکم ہو جائے گا ہےاسی مناسبت سے ہمارے اندر
خوشی اور سکون کی لہریںدوڑ کرنے لگے گی ہےمعزیز خواتین و حضرات مجھے
الحمد اللہ ...آپ سے مخاطب ہو نے کا شرف حاصل ہو ا میں آپ کے لئے دعا کر
تا ہوں ہم ابھی عرس سے فارغ ہوئے ہیں۔ الحمد اللہ میں نے آپ حضرات کے
لئے بہت دعائیں کیں ہےاللہ تعالیٰ کے حضور جو آپ کی درخواست ہے آپ نے مجھ
سے کہی یا نہیں کہی اور آپ کے لئے دعا کی التجاء کی حضور قلندربا با اولیاء کو
آپ کی طرف سے ایثاب ثواب کا حدیہ پیش کیااور آپ کی سفارشات کی میری
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا قبول فرمائے اور آپ کو سکون کی عافیت سے رکھے
اور آپ کو پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے ہےاور بنیادی بات یہ ہے اللہ تعالیٰ آپ
کو اپنا دوست بنائے تاکہ ہمارے اندر سے خوف اور غم ختم ہو جائے ہےاور ہم جنت
کے حق دار بنیں ہےآپ حضرات کا بہت شکریہ ہےدعا تومیں نے بہت ساری کر انی
تھیں ہے یہاں جتنی بھی ماشااللہ جتنے بھی عظیمی بہن بھائی بیٹھے ہو ئے ہیں اس
میں نجمہ بھی ہیں، ان کو بہت بہت سلام عرض کر رہے ہیں کہ ہم عظیمی
بہن بھائیوں کا عظیمی بچوں کو میری طرف سے سلام پہنچیںاور دعائیں
پہنچیں ہےاللہ تعالیٰ آپ کو قبول فرمائے ہےآپ نے حضور قلندر بابااولیاء کا عرس
کیا اللہ تعالیٰ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظیمان میں رکھے ہےآپ کی
دین دنیا اچھی کرے ہےانشا اللہ ...اللہ نے چاہا تو پھر ملاقات ہو گی ہےربنا
ازوجلنا...ربی جعلی...شکریہ

.